© rasailojaraid.com

مولانا مفتی مختار اللہ حقانی
مفتی واستاذ شعبہ تخصص فی الفقہ
جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

روزے کی حالت میں انجکشن لگوانے اور مصنوعی آکسیجن وغیرہ لینے کا شرعی حکم ودیگر اہم مسائل

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک درجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

۱۔ روزہ کی حالت میں انجکشن لگوانا جائز ہے یا نہیں اور اس کے لگوانے سے روزے کا کیا حکم ہوگا' ہمارے علاقے کے بعض علماء کرام انجکشن لگوانے کو مفسد صوم کہتے ہیں' اور انہوں نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں' آنجناب سے استدعا ہے کہ مدلل اور مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

۲۔ اگر بواسیر کا مریض پائپ کے ذریعے دوائی استعمال کرے تو اس سے روزے کا کیا حکم ہوگا؟ اور اگر بواسیری مسوں پر روزے کی حالت میں مرہم لگائے تو پھر روزے کا کیا حکم ہے؟

۳۔ اگر کوئی شخص معدے کا مریض ہو اور مرض معلوم کرنے کے لئے روزے کی حالت میں منہ کے راستے نلکی اتاری جائے تو اس عمل سے روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟

۴۔ اگر نزلہ کا مریض ناک کے اوپر والے حصے یا ہونٹ پر وِکس لگالے تو روزے کا کیا حکم ہوگا۔

۵۔ روزہ کی حالت میں بھپارہ لینا کیسا ہے؟

۶۔ اگر کوئی شخص دمہ کا مریض ہو اگر وہ روزہ کی حالت میں آکسیجن لے لے تو روزے کا کیا حکم ہے؟

والسلام

خاک پا اساتذہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ

عبدالرحمان فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب و باللہ التوفیق

محترم مستفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سلام مسنون کے بعد امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوگی۔ آنجناب کا سوالنامہ موصول ہوا' جوابات پیش خدمت ہے مگر پہلے سوال کے جواب سے قبل چند باتوں کا ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔

۱۔ پہلی بات یہ ہے کہ انجکشن کے ذریعہ بدن تک دوا کی رسائی سائنسی ترقیات سے پیدا ہونے والا جدید مسئلہ ہے' اس لئے قدیم فقہی ذخائر میں اس کا حل واضح اور صریح جزئیات کی صورت میں موجود نہیں۔

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب کبھی کوئی نیا مسئلہ رونما ہو جائے اور ذخیرہ کتب میں اس کا کوئی واضح اور صریح حل موجود نہ ہو تو اہل علم حضرات اس مسئلہ کو اشباہ و نظائر اور اصول و قواعد سے حل کرتے ہیں۔ اور اس حل میں اختلاف کا آنا کوئی بعید از عقل نہیں کیونکہ ہر صاحب علم جب کسی نئے مسئلہ کو حل کرنے کی سعی کرتا ہے تو پہلے اس کی نظیر اور شبیہ تلاش کرتا ہے اور اس میں عقل انسانی اپنا اہم کردار ادا کرتا ہے اور عقل انسانی کا اختلاف از مسلمات ہے۔ اس لئے اہل علم حضرات کے ہاں مسئلہ کے حل میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔

۳۔ تیسری بات یہ ہے کہ نئے مسائل کا حل اس وقت ممکن ہوتا ہے جب اس مسئلہ کی حقیقت معلوم ہو جائے اور حقیقت معلوم کرنے کے بعد کتب فقہ میں اس کے لئے اشباہ و نظائر تلاش کرنا آسان ہوتا ہے اور جب اشباہ و نظائر معلوم ہو جائے تو علت مشترکہ یا مشابہت کی وجہ سے اس جدید جزئیہ کا بھی وہی ہوتا ہے تو حکم فقہاء کرام نے اس کے اشباہ و نظائر کا ذکر کیا ہے۔

حکم فساد صوم کا اصل مدار:

۴۔ چوتھی بات یہ ہے کہ مفسدات صوم میں بنیادی امر یہ ہے کہ کوئی چیز جوف دماغ یا جوف معدہ تک پہنچ جائے قولہ علیہ السلام الفطر مما دخل ولیس مما خرج (البحر الرائق ۲/۴۸۶) مگر اس رسائی کے لئے فقہاء کرام نے یہ شرط لگائی ہے کہ وہ چیز جوف دماغ یا جوف معدہ کو منفذ اصلی یعنی کسی راستے سے داخل ہو جائے۔

چنانچہ علامہ شامیؒ فرماتے ہیں قال فی النھر لأن الموجود فی حلقہ اثر داخل من المسام الذی ھو خلل البدن و المفطر انما ھو الداخل من المنافذ للاتفاق علی ان من اغتسل فی ماء فوجد بردہ فی باطنہ انہ لا یفطر (ردالمحتار ۲/۲۹۵۔۲۹۶)

۵۔ پانچویں بات یہ ہے کہ جوف سے مطلقاً بدن کا جوف مراد نہیں اس لئے کسی چیز کا مطلقاً جوف بدن تک پہنچنا مفطر صوم نہیں' بلکہ جوف سے مراد جوف معدہ یا جوف دماغ ہے اور جوف دماغ بھی اس میں اصل نہیں بلکہ اس کو اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لئے مفطر صوم قرار دیا گیا کہ جب جوف دماغ تک کوئی چیز پہنچ جائے تو بعد اکثر یہ وہ چیز بذریعہ منفذ جوف معدہ میں پہنچ جاتا ہے' علامہ ابن نجیم مصریؒ نے لکھا ہے: والتحقیق ان بین جوف الرأس وجوف المعدة منفذاً اصلیاً فما وصل إلی جوف الرأس وصل إلی جوف البطن (ردالمختار ۲)

گویا جہاں کہیں سے جوف معدہ کے لئے منفذ ہو اور وہاں سے چیز جوف معدہ تک منفذ کے ذریعے پہنچتا ہو' وہاں دوائی غذا ڈالنا مفطر صوم ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرام نے حقنہ کو مفطر صوم کہا ہے۔

کما قال قاضی خانؒ اما الحقنة والوجور فلانه وصل إلی الجوف مافیه صلاح البدن وفی القطور والسعود لانه وصل إلی الرأس مافیه صلاح البدن (قاضی خان بحوالہ امداد الفتاویٰ ۲/۱۴۶)

خلاصۃ الفتاوی میں مزید وضاحت کے ساتھ مذکور ہے' وهی هذا وما وصل إلی جوف الراس والبطن من الاذن والانف والدبر فهو مفطر بالاجماع وفیه القضاء هی مسائل الاقطار فی الاذن والسعوط والوجور والحقنة وكذا من الجائفة والأمة عند ابی حنیفة (خلاصۃ الفتاوی) اور اسی لئے اگر بدن کے کسی دوسرے حصہ پر زخم ہو اور وہاں سے جوف معدہ کے لئے کوئی منفذ نہ ہو تو اس میں دوائی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کما قال العلامه النووی۔ لو اوصل الدواء إلی داخل الساق اوغرز فیه سكینا اوغیرها فوصلت مخه لم یفطر بلاخلاف لانه لابعد عفواً مجوفاً (شرح المہذب ۵/۳۱۴)

۶۔ چھٹی بات یہ ہے کہ فقہاء کرام نے جائفہ اور آمہ پر دوائی ڈالنے کو مفطر صوم کہا ہے' جب وہ دوائی اسی زخم سے جوف دماغ یا جوف معدہ تک پہنچ جائے۔ آمہ سر کے اس گہرے زخم کو کہا جاتا ہے جو دماغ تک پہنچ چکا ہو اور جائفہ پیٹ کے اس گہرے زخم کو کہا جاتا ہے' جو معدہ تک پہنچ چکا ہو' کما فی البحر الرائق والجائفة اسم لجراحة وصلت إلی الجوف والامة اسم لجراحة وصلت إلی ام الدماغ (البحر الرائق ۲/۴۸۶)

کما قال العلامة المرغینانی ولو داویٰ جائفة أو آمة فوصل إلی جوفه او دماغه أفطر عند ابی حنیفة والذی یصل هو الرطب (الهدایة ۱/۲۰۰)

اور علامہ ابوالبرکات النسفیؒ نے لکھا ہے ان احتقن اواستعط او أقطرفی اذنه او داوی جائفة او آمة بدواء ووصل الدواء إلی جوفه او دماغه أفطر (کنز الدقائق علی صدر البحر الرائق ۲/۴۸۶)

۷۔ ساتویں بات یہ ہے کہ اسی منفذ کا اعتبار کرتے ہوئے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ اگر عورت اپنی شرمگاہ کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اندرونی حصہ میں دوائی ڈالے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا' اس لئے کہ خواتین کے اندر ایک فطری منفذ موجود ہے جو جوف (پیٹ) تک پہنچتا ہے اور اگر مرد حضرات اپنے عضو تناسل میں دوائی ڈالے تو چونکہ احلیل اور معدہ کے درمیان کوئی فطری منفذ نہیں ہے جہاں سے براہ راست دوائی معدہ تک پہنچتی ہو بلکہ ان دونوں کے مابین مثانہ کا واسطہ ہے اس لئے امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ مرد کے روزہ کو فاسد نہیں کہتے اور امام ابویوسفؒ اس کو بھی مفطر صوم کہتے ہیں اور ان کے مابین اصل اختلاف اس بات میں ہے کہ احلیل اور جوف معدہ کے درمیان منفذ ہے یا نہیں چونکہ امام ابویوسفؒ ان دونوں کے مابین منفذ مانتے ہیں اس لئے انہوں نے اس کو مفطر صوم کہا ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ منفذ تسلیم نہیں کرتے اس لئے ان کے ہاں مفطر صوم نہیں ہے۔

چنانچہ علامہ ابن نجیمؒ نے لکھا ہے: وان اقطر في احليله لا اى لايفطر أطلقه فشمل الماء والدهن وهذا عندهما خلافا لأبي يوسف وهو مبني على أنه هل بين المثانة والجوف منفذ أم لا وهو ليس باختلاف فيه على التحقيق فقالا لا ووصول البول من المعدة إلى المثانة بالترشح وما يخرج رشحا لايعو درشحا كالجرة اذا سد رأسها والقي في الحوض يخرج منها الماء ولايدخل فيها (البحرالرائق ۲/۴۸۸)

وفيه ايضاً وقيد بالاحليل الذي وهو مخرج البول من الذكر لأن الاقطار في قبل المرأة يفسد الصوم بلا خلاف على الصحيح كذا في غاية البيان وفي الولوالجية أنه يفسد بالاجماع وعلله في فتح القدير بأنه شبيه بالحقنة (البحرالرائق ۲/۴۶۸)

اور یہی بات علامہ ابراہیم الحلبیؒ نے لکھی ہے: وكذا لوصب في احليله دهن اوغيره لايفسد عند الامام خلافاً لابي يوسف فانه قال يفطر وقول محمد مضطرب في التبيين وغيره والاظهر مع الامام وهذا الاختلاف مبني على انه هل بين المثانة والجوف منفذ والاظهر انه لا منفذ له وانما يجتمع البوم فيها بالترشح كما يقول الاطباء هذا فيما وصل إلى المثانة فان لم يصل بأن كان في قصبة الذكر لايفطر اتفاقاً والاقطار في اقبال النساء قالو ايضاً على هذا الاختلاف لكن الاصح يفسد بلاخلاف كما في اكثر المعتبرات (مجمع الانهر ۱/۳۶۱)

<u>روزہ کی حالت میں ناک' کان میں دوائی ڈالنے کا حکم:</u> اسی طرح اگر کان' ناک یا سرین میں کوئی دوائی یا تیل وغیرہ ڈالی جائے تو چونکہ کان' ناک' سرین اور معدۃ کے درمیان منفذ موجود ہے' اور اس فطری راستے یہ اشیاء معدہ تک پہنچ سکتے ہیں اس لئے فقہاء کرام ان اعضاء میں غذائی اشیاء یا ادویات وغیرہ ڈالنے کو مفطر صوم قرار دیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کما قال العلامة کاسانیؒ ماوصل الی الجواف او الدماغ من المخارق الاصلیة کالانف والاذن والدبر بان استعط او احتقن او اقطرفی اذنه فوصل الی الجوف او الی الدماغ (بدائع الصنائع ۲/۹۳)

اور علامہ مرغینانیؒ نے لکھا ہے کہ ومن احتقن او استعط أو اقطرفی اذنه أفطر لقوله علیه السلام الفطر مما دخل ولوجود معنی الفطر وهو وصول مافیه صلاح البدن إلی الجوف ولا کفارة علیه لانعدامه صورة (الهدایة علی صدر نصب الرایة ۲/۴۷۷)

اور شیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی نے لکھا ہے: اذا احتقن أی اعطی الدواء من أسفله او استعط أی صب الدواء فی أنفه او اقطر الدواء لا الماء فی اذنه فسد صومه وعلیه القضاء لوصول المفطر إلی الداخل وهو مافیه مصلحة البدن من الغذاء او الدواء وسقطت الکفارة للنقصان فی قضاء الشهوة (الفقه الحنفی وادلته ۱/۳۷۰) صاحب البحر علامہ ابن نجیمؒ نے لکھا ہے کذا لو ادخل أصبعه فی استه او ادخلت المرأة فی فرجها هو المختار الا اذا کانت الأصبع مبتلة بالماء او الدهن فحینئذ یفسد لوصول الماء او الدهن (البحر الرائق ۲/۴۸۷)

<u>مسامات سے دخول مفطر صوم نہیں:</u> اور جہاں جہاں مسامات کے ذریعہ کسی چیز کا دخول ہوتا ہو تو وہاں فقہاء کرام نے روزہ کو فاسد قرار نہیں دیا ہے چنانچہ صاحب النہر الفائق نے لکھا ہے ومن اغتسل فی ماء وجد برده فی باطنه لا یفطر (النہر الفائق) اور فتاویٰ ہندیہ میں دوسری مثال یہ ذکر ہے۔ ولو اقطر شیأ من الدواء فی عینه لا یفطر صومه عندنا وان وجد طعمه فی حلقه واذ بزق فرأی اثر الکحل ولونه فی بزاقه عامة المشائخ علی أنه لا یفسد صومه کذا فی الذخیرة وهو الاصح هکذا فی التبین (الفتاوی الهندیہ ۱/۲۰۳)

تیسری مثال علامہ حصکفیؒ نے لکھی ہے کہ او اکتحل او ادهن او احتجم وان وجد طعمه فی حلقه وفی الشامیة لانه اثر داخل من المسام الذی هو خلل البدن والمضر انما هو الداخل من المنافذ للاتفاق علی ان من اغتسل فی ماء فوجد برده فی باطنه انه لا یفطر وانما کره الامام الدخول فی الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فیه من اظهار الضجر فی اقامة العبادة لا لانه مفطر (ردالمحتار ۲/۳۹۵) بلکہ علامہ کاسانیؒ نے صریح حدیث نقل کی ہے: روی عن عبداللہ بن مسعود انه قال خرج علینا رسول الله

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان وعیناه مملوا تان کحلا کحلتهما ام سلمة اور وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ولأنه لامنفذ من العين إلى الجوف ولا إلى الدماغ وما وجد من طعمة فذاک اثره لاعينه وأنه لايفسد كالغبار والدخان وكذا لو ادهن رأسه او أعضاء فتشرب فيه أنه لايضره لأنه وصل أليه الاثر لاالعين (بدائع الصنائع ۲/۲۴۴)

بلکہ فتاوی ھندیہ میں ایک قاعدہ ذکر ہے کہ جو چیز بدن میں مسامات کے ذریعے داخل ہو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ وما يدخل من مسام البدن من الدهن لايفطر هكذا فی شرح المجمع (الفتاوی الھندیہ ۱/۲۰۳)

ان مذکورہ مقدمات سے معلوم ہوا کہ غذائی اشیاء یا دوائی کا مطلقاً بدن میں داخل ہونا' مفطر صوم نہیں بلکہ یہ اشیاء اس وقت مفطر صوم ہیں جب ان کی رسائی جوف معدہ یا جوف دماغ تک منفذ کے ذریعے ہو' اگر ان اشیاء کے اثرات بدن میں مسامات کے ذریعے داخل ہوں یا ان کی رسائی معدہ یا دماغ تک نہ ہوں تو مفطر صوم نہیں۔

۸۔ آٹھویں بات یہ ہے کہ انجکشن چاہے وریدی ہو یا شرائینی دونوں قسم کے انجکشنوں میں دوائی جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے اور خون کے ساتھ شرائین یا اوردہ میں اس کا سریان ہوتا ہے جوف معدہ یا جوف دماغ تک دوائی کی رسائی نہیں ہوا اور اگر ہو بھی جائے تو جوف معدہ تک منفذ کے ذریعے نہیں پہنچتی بلکہ مسامات کے ذریعے پہنچتی ہے۔

لہٰذا ان مقدمات اور انجکشن کی حقیقت پر غور کرنے کے بعد وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ انجکشن چاہے وریدی ہو شرائینی یا خون کا ڈراپ ہو یا گلوکوز روزہ کو فاسد نہیں کرتا۔

انجکشن کے بارے میں علماء دیوبند کے فتاوی:

اور اسی بناء پر بہت سارے بلکہ جمہور علماء احناف انجکشن کو مفطر صوم نہیں کہتے۔

(۱) چنانچہ امداد الفتاوی میں ہے: الجواب: ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے سے نیز تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انجکشن کے ذریعے دوا جوف عروق میں پہونچائی جاتی ہے اور خون کے ساتھ شرائین یا اوردہ میں اس کا سریان ہوتا ہے جوف دماغ یا جوف بطن میں دوا نہیں پہنچتی اور فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچنا ضروری ہے۔ مطلقاً کسی عوض کے جوف میں یا عروق کے جوف میں پہنچنا مفسد صوم نہیں لہٰذا انجکشن کے ذریعہ جو دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے مفسد صوم نہیں الخ۔ (امداد الفتاوی ۲/۱۴۵)

(۲) اور مفتی رشید احمد صاحبؒ نے لکھا ہے: الجواب: روزہ اس چیز سے فاسد ہوتا ہے جو کسی منفذ کے ذریعہ معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے' انجکشن سے دوا بذریعہ منفذ نہیں جاتی بلکہ عروق اور مسامات کے ذریعے معدہ میں پہنچتی ہے لہٰذا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (احسن الفتاوی ۴/۴۲۲)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۳) خیر الفتاوی میں ہے۔ الجواب: مفسد الصوم وہ چیز ہے جو جوف معدہ یا دماغ تک پہنچ جائے اور وریدی انجکشن کے ذریعے جو دوا پہنچائی جاتی ہے وہ رگوں کے اندر رہتی ہے جوف معدہ یا دماغ تک نہیں پہنچتی اور اس کو ناک، منہ میں ڈالی جانے والی دوا پر قیاس کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ ان میں ڈالی جانے والی دوا براہ راست جوف تک پہنچ جاتی ہے (خیر الفتاوی ۴/۴۷)

(۴) مولانا خالد سیف اللہ رحمانیؒ اس مسئلہ پر کلام کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں: حاصل یہ ہے کہ انجکشن کے ذریعہ چاہے خون پہنچایا جائے یا دوا مفسد صوم نہ ہوگا چونکہ گلوکوز وغیرہ کی نوعیت بھی یہی ہوتی ہے کہ رگوں کے واسطے سے پہنچایا جاتا ہے معدہ یا دماغ کے کسی منفذ کے ذریعہ نہیں پہنچایا جاتا اسلئے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (جدید فقہی مسائل ۱/۱۸۴)

(۵) مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحبؒ اور دوسرے اکابر علماء دیوبند کا فتوی ہے:

الجواب: یہ ظاہر ہے کہ انجکشن کا طریقہ نہ عہد رسالت میں موجود تھا نہ آئمہ مجتہدین کے زمانہ میں اس لئے اس کا کوئی صریح حکم تو نہ کسی حدیث میں مل سکتا ہے' نہ آئمہ دین کے کلام میں البتہ فقہی اصول وقواعد اور نظائر پر قیاس کر کے ہی اس کا حکم شرعی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ سو اس کی واضح مثال یہ ہے کہ اگر کسی کو بچھو یا سانپ کاٹ لے تو یہ مشاہدہ ہے کہ زہر بدن کے اندر جاتا ہے' سانپ کا زہر تو اکثر دماغ پر اثر انداز ہوتا ہے اور بعض جانوروں کے کاٹنے سے بدن پھول جاتا ہے جس سے زہر کا بدن کے اندر جانا یقینی ہوجاتا ہے مگر کسی دنیا کے فقیہ عالم نے اس کو مفسد صوم نہیں قرار دیا یہ انجکشن کی ایک واضح مثال ہے۔ بلکہ سنا یہ گیا ہے کہ انجکشن کی ایجاد ہی اسی طرح ہوئی ہے کہ زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا تجربہ کرتے کرتے اس نتیجہ پر پہنچا گیا کہ دوا کا فوری اثر اس طرح بدن میں پہنچایا جاسکتا ہے۔ سانپ' بچھو اور دوسرے زہریلے جانوروں کے کاٹنے کو دنیا میں کسی نے مفسد صوم قرار نہیں دیا اس کی وجہ وہی ہوسکتی ہے' جو بدائع کے حوالہ سے ابھی گزری ہے کہ یہ زہر اگرچہ بدن کے سب حصوں میں پہنچ گیا مگر مخارق اصلیہ یعنی منفذ اصلی کے راستہ سے نہیں پہنچا اس لئے مفسد صوم نہیں' واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر محمد شفیع عفی عفہ

۱۱/ربیع الاول ۱۳۵۰ھ

الجواب صحیح وھورای منذ برھۃ من الزمان

اشرف علی (از تھانہ بھون)

الجواب صحیح:

حسین احمد غفرلہ' صدر مدرس دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح:

بندہ اصغر حسین عفی اللہ عنہ

مدرسہ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح:

محمد اعزاز علی غفرلہ

مدرسہ دار العلوم دیوبند (آلات جدیدہ ص ۱۵۷)

© rasailojaraid.com